اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

دار الامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۲ روپیہ ششماہی ۷ سہ ماہی ۴
بیرون ہند سالانہ ۱۲ شلنگ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ اگست سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اگست ۳۹ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور اہل بیت کی صحت کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی :.

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج احمدیہ سپورٹس کلب قادیان نے بٹالہ کے ہاکی ٹورنامنٹ میں گورداسپور ہاکی ٹیم کے ساتھ میچ کھیلا۔ دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔

احباب کو معلوم ہے۔ کہ ۳۹ء کے سالانہ جلسہ پر خلافت جوبلی کی مبارک تقریب منائی جائے گی جس کا پروگرام مرتب ہو کر گذشتہ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری حاصل کر چکا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق طیاری کرنے کے لئے خلافت جوبلی کمیٹی نے جس کے سکرٹری جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے ہیں۔ سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ بیرونی جماعتوں کو اس بارے میں پوری طرح تعاون کرنا چاہیئے :.

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دیانت کے متعلق قرآن کریم کے بعض ضروری احکام

"امین اور دیانت دار بننا بہت نازک امر ہے۔ جب تک انسان تمام پہلو بجا نہ لائے۔ امین و دیانت دار نہیں ہو سکتا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے نمونہ کے طور پر آیات مفصلہ ذیل میں امانت کا طریق سمجھایا ہے۔ ....

وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِھَآ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ۔ وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۔ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۔ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ

ترجمہ۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر مت کھایا کرو۔ اور نہ اپنے مال کو رشوت کے طور پر حکام تک پہونچایا کرو۔ تا اس پر حکام کی اعانت سے دوسروں کے مالوں کو دبا لو۔ امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جب تم ماپو۔ تو پورا ماپو۔ جب تم وزن کرو۔ تو پوری اور بے خلل ترازو سے وزن کرو۔ اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہونچاؤ۔ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں۔ یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں۔ یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ تم اچھی چیزوں کے عوض میں خبیث اور ردی چیزیں نہ دیا کرو۔ یعنی جس طرح دوسروں کا مال دبا لینا ناجائز ہے۔ اسی طرح خراب چیزیں بیچنا۔ یا اچھی کے عوض بری دینا بھی ناجائز ہے۔

ان تمام آیات میں خدا تعالیٰ نے تمام طریقے بد دیانتی کے بیان فرما دیئے۔ اور ایسا کلام کلی کے طور پر فرمایا جس میں کسی بد دیانتی کا ذکر باہر نہ رہ جائے۔ صرف یہ نہیں کہا۔ کہ چوری نہ کر۔ تا ایک نادان یہ نہ سمجھ لے۔ کہ چوری میرے لئے حرام ہے۔ مگر دوسرے ناجائز طریقے سب حلال ہیں۔ اس کلمہ جامعہ کے ساتھ تمام ناجائز طریقوں کو حرام ٹھہرانا یہی حکمت بیانی ہے۔ غرض اگر کوئی اس بصیرت سے دیانت اور امانت کا خلق اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور ایسے تمام پہلوؤں کی رعایت نہیں کرتا۔ وہ اگر دیانت و امانت کو بعض امور میں دکھلائے بھی۔ تو یہ حرکت اس خلق دیانت میں داخل نہیں سمجھی جائے گی بلکہ ایک طبعی حالت ہوگی۔ جو عقلی تمیز اور بصیرت سے خالی ہے" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جرمنی اور ہنگری کے تعلقات میں کشیدگی کے خطرات

لنڈن سے ۱۳ اگست کی اطلاع ہے کہ اخبار سنڈے ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی اس بات پر تلا ہوا ہے کہ ہنگری کے ساتھ فوجی معاہدہ ہو جائے۔ اور اس مقصد میں کامیابی کے لئے وہ پورا زور لگا رہا ہے۔ اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ ہنگری کے رستہ اپنی فوجیں گذار کر پولینڈ پر حملہ کر سکے۔ اس کے عوض وہ اس بات کے لئے بھی تیار ہے کہ رومانیہ پر لشکر کشی میں ہنگری کی امداد کرے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہٹلر کی دھمکیوں کا ہنگری پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اور وہ اس معاہدہ پر آمادہ ہوگا یا نہیں۔ ہنگری میں نازی ازم کے خلاف زبردست مہم جاری ہو گئی ہے جسے وزیر اعظم اور دوسرے ذمہ دار حکام کی تائید و حمایت بھی حاصل ہے۔ اخبارات بھی ان پر یہ الزام لگا رہے ہیں۔ کہ انہوں نے غیر ذمہ دارانہ الزامات اور ایجی ٹیشن کے ذریعہ ہنگری کا امن عامہ تختہ دش کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ میں بھی ان کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ہنگری کی جنگی اور آزادی کی روایات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ حالات پیش آمدہ کو دیکھتے ہوئے ہنگرین افواج کو ملک کے دوسرے حصوں سے ہٹا کر بوڈاپسٹ کی بارکوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کی جرمنی میں آمد اور ارکان حکومت سے ملاقات کے متعلق دفتر خارجہ کے ایک ذمہ دار افسر نے نمائندہ رویٹر سے بیان کیا۔ کہ اٹلی اور جرمنی کی تمام معاملات میں سو فیصدی مفاہمت ہو گئی ہے۔ اور تمام اہم مسائل میں تبادلہ خیالات کے بعد دونو کا کامل اتفاق ہو چکا ہے۔ دونو ملکوں کی یہ رائے ہے۔ کہ جمہوری حکومتوں کی شہ نے پولینڈ کو بہت بے باک کر دیا ہے۔ اور اس کی تمام اچھل کود انہی کے بل پر ہے

سپین میں بغاوت کے آثار

میڈرڈ سے ۱۴ اگست کی اطلاع ہے کہ سپین میں جنرل فرینکو کے خلاف عام طور پر جذبات نفرت پیدا ہو رہے ہیں۔ اور باغیانہ خیالات روز بروز تقویت پکڑتے جا رہے ہیں۔ بعض لوگ عربوں کو بھی اس کے خلاف یہ کہہ کر اکسا رہے ہیں۔ کہ اس نے ان کے ساتھ جو وعدے کئے تھے۔ ان کو پورا نہیں کیا۔ چند روز ہوئے یہ اطلاعات آئی تھیں کہ چند ہسپانوی جرنیلوں نے اس کے خلاف علانیہ علم بغاوت بلند کر دیا ہے۔ جنہیں گرفتار بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن ان گرفتاریوں نے لوگوں میں بے چینی زیادہ کر دی ہے۔ اور بغاوت کے خطرات کم ہونے کے بجائے بڑھ رہے ہیں۔ اور اگر مراکشی عرب بھی بغاوت پر آمادہ ہو گئے۔ تو جنرل فرینکو کے لئے ان کو دبانا ناممکن ہو جائے گا۔ ان حالات نے جنرل فرینکو کو بہت پریشان کر رکھا ہے حتیٰ کہ اسے اپنی جان کے لالے پڑ رہے ہیں اس نے اٹلی سے امداد کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ چند طیارے مسولینی کی طرف سے وہاں بھیج دیئے گئے ہیں۔ تا آڑے وقت میں اس کے کام آئیں۔ یہ طیارے فی الحال اس کی جان کی حفاظت کریں گے۔ اور بوقت ضرورت دوسری خدمات بھی بجا لائیں گے۔

اس کے علاوہ ملکی طاقت کو مضبوط کرنے اور اپنی حکومت کو محفوظ کرنے کے لئے اس کی یہ رائے ہے۔ کہ ساڑھے تین لاکھ مستقل فوج اپنے پاس رکھے۔ اور ایک ہزار طیارے۔ اس کے علاوہ ۲½ لاکھ ٹن کے جہازوں کی تیاری بھی اس کے پروگرام میں داخل ہے۔ نیز وہ چاہتا ہے کہ ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار بڑھائی جائے اور جہاں تک ممکن ہو۔ بیرونی ممالک سے اشیاء ضرورت نہ منگوائی جائیں۔

ڈینزگ کے مسئلہ پر مفاہمت کی کوششیں

لنڈن سے ۱۴ اگست کی خبر ہے۔ کہ جرمنی اور پولینڈ میں مفاہمت کرانے کے لئے اب لیگ آف نیشنز بھی دخل دینے لگی ہے۔ چنانچہ اس کے ہائی کمشنر نے کل ہٹلر سے ملاقات کی۔ اور اس کے بعد بذریعہ طیارہ ڈینزگ پہنچے جہاں ڈینزگ سینٹ نیز پولش گورنمنٹ سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ تا اس سوال کے پُرامن حل کی کوئی صورت پیدا ہو سکے۔ برطانیہ کے با اثر اخبار لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے کہ دانشمندی اور تدبر کا تقاضا یہی ہے۔ کہ اس سوال کو دوستانہ گفت و شنید سے حل کر لیا جائے۔ اگر جرمنی طاقت کے استعمال کی دھمکیوں سے مجتنب رہتے ہوئے دلائل اور معقولیت سے ثابت کر دے۔ کہ ڈینزگ کے موجودہ نظام میں تبدیلی کی ضرورت ہے تو اس کا مطالبہ پورا کیا جا سکتا ہے۔ اور جرمنی و اٹلی اگر تعاون کریں۔ تو حالات پُرسکون ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈینزگ میں بہت سے ایسے پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں جن میں مقامی نازی لیڈر ہر فارسٹر پر ذاتی حملے درج ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اس شخص کے پاس بہت سا روپیہ اور جائداد موجود ہے۔ اس کی اشاعت کے الزام میں بہت سی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ اطالوی اخبارات جرمنی کی تائید میں مضامین لکھ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ جرمن کے ساتھ ڈینزگ کا الحاق مقدر ہو چکا ہے۔ اور کہ اگر جنگ چھڑ گئی۔ تو اٹلی اس سے الگ نہیں رہے گا۔ اس معاملہ پر اٹلی اور جرمنی جنگ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اگر انہیں مجبور کیا گیا۔ تو وہ جنگ کی دعوت کو قبول کر لیں گے۔ اس سے قبل اٹلی میں اس مسئلہ کو چنداں اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ مگر اب جرمن مطالبات کی حرف بحرف تائید ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ اور جاپان کی گفت و شنید

ٹوکیو سے ۱۴ اگست کی اطلاع ہے کہ برطانیہ اور جاپان کے نمائندوں کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔ احباب کو علم ہوگا کہ جاپانی گورنمنٹ نے برطانوی سفیر کو مطلع کر دیا تھا۔ کہ اگر دوشنبہ تک لنڈن سے اسے ہدایات موصول نہ ہوئیں۔ تو ٹین سین کے جاپانی نمائندے واپس چلے جائیں گے۔ اور پھر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ گفت و شنید دوبارہ شروع ہو سکے گی یا نہیں اور چونکہ یہ ہدایات موصول نہ ہوئیں۔ اس لئے جاپانی نمائندے آج بذریعہ طیارہ ٹین سین کو واپس ہو گئے۔ اس لئے اب عام رائے یہی ہے کہ اس گفت و شنید کے امکانات قریباً معدوم ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد برطانوی سفیر نے پھر جاپانی نمائندہ سے ملاقات کی اور اسے یقین دلایا۔ کہ ایک دو دن میں ضرور ہدایات آ جائیں گی۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس گفت و شنید کو از سر نو شروع کرانے کے لئے اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال کرے گا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ برطانوی سفیر نے جاپانی نمائندوں کو اس امر کا یقین دلایا ہے کہ جیسا کہ حکومت جاپان کا مطالبہ ہے۔ ٹین سین کے اقتصادی اور انتظامی معاملات کا حل اکٹھا ہی کیا جائے گا۔ ٹین سین کے جاپانی نمائندوں نے ایک رپورٹر سے کہا۔ کہ ہم نے جو مطالبات کئے ہیں۔ وہ کم سے کم ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کی کمی کر کے جاپان سمجھوتہ کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتا۔ جاپان کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لینا کہ سیاسی اور اقتصادی مسائل کا تصفیہ یک بیک وقت کیا جائے۔ برطانیہ کی ایک اور کمزوری کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس وقت تک وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ اور جس صورت میں کہ مسٹر چیمبرلین برملا کہہ چکے ہیں کہ برطانیہ کی طاقت مشرق بعید میں اس قابل نہیں۔ کہ یورپ میں اپنے آپ کو غیر محفوظ کئے بغیر جاپان کا مقابلہ کر سکے۔ تو پھر ایسی [illegible]

وصیتیں

نمبر ۵۴۲۲ حمیدہ بیگم زوجہ خلیفہ ناصر الدین صاحب ایم۔اے قوم سید عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور مالیتی قریبًا ایک ہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم اس حصہ وصیت کی ادائیگی میں ادا کردوں۔ تو وہ بعد میں منہا کردی جائے گی اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن حقدار ہوگی۔
الامتہ سیدہ حمیدہ بیگم۔ گواہ شد ناصر الدین (خاوند موصیہ) ۲۳-۷-۳۹۔ گواہ شد سید عبد الحی آف منصوری (والد موصیہ) ۲۳-۷-۳۹

نمبر ۵۴۲۳ مسماۃ حرمت بی بی بنت شیخ اللہ بخش زوجہ محمد عبد الرشید قوم پٹھان عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت بعہد خلیفۃ المسیح اول ساکن بٹالہ محلہ شیخ المشائخ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد اور ترکہ ہو۔ اسکے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد یہ ہے مہر مسلم ۳۲ جو بذمہ خاوندم ہے۔ زیور ڈنڈیاں طلائی چار عدد وانی تخمینًا اڑھائی تولہ (۲.۵ تولہ) قیمتی اندازًا ۸۷ روپیہ چھاپال طلائی وزنی یک تولہ ۳ ماشہ اندازًا قیمتی ۴۴ روپیہ ونگکاں طلائی دو عدد وزنی دو تولہ قیمتی تخمینًا ۶۴ روپیہ وظروفات تانبہ وپیتل وغیرہ وپارچات زنانہ ودیگر سامان خانہ داری تخمینًا قیمتی دوسو روپیہ کل قیمت جائداد زیور وحق مہر اور ظروفات وپارچات وسامان خانہ داری مندرجہ بالا مسلم چارسو دس روپیہ ہے اسکے علاوہ بھی جو میرے مرنے کے بعد میرا ترکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ (۱/۱۰) کے لینے کی انجمن مذکور حقدار ہے اور وہ بھی وصیت ہذا میں تصور ہوگا۔ میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت کا دسواں حصہ ۴۱ روپیہ داخل خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ اگر خدانخواستہ نہ کرسکوں۔ تو میری اولاد اور میرا خاوند اس کے ادا کرنیکے ذمہ دار ہیں لہذا یہ چند حروف بطور سند وصیت لکھ دیتی ہوں۔ بقلم خود عبد الرشید خاوند موصیہ الامتہ مسماۃ حرمت بی بی بنت شیخ اللہ بخش مرحوم
گواہ شد محمد عبد الرشید ولد حاجی عبد الکریم خاوند موصیہ بقلم خود
گواہ شد عبد الرؤف خان پسر موصیہ مذکور احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

ٹرینڈ استاد کی ضرورت

جے پور میں ایک ڈاکٹر صاحب کے بچوں کو تعلیم دینے کیلئے ایک ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے۔ جو جے۔ وی یا ایس۔ اے۔ وی پاس ہو۔ استاد کیلئے انگریزی جاننا اور انگریزی میں گفتگو کرنا اور عربی۔ اردو اور فارسی کا جاننا ضروری ہے۔ ایک لڑکی کو میٹرک کی تیاری میں مدد دینی ہے۔ اور چند چھوٹے بچوں کو پڑھانا ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ خواہشمند جلد درخواست بھجوائیں۔ پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق ساتھ ضرور بھجوائی جائے۔ ناظر تعلیم وتربیت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ جاگیردار سردار ارجن سنگھ ولد سردار سندر سنگھ ذات جٹ سکنہ گھوڑاواہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۱-۸-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتًا پیش ہوں مورخہ ۲۸-۷-۳۹

(دستخط) **جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بوٹا ولد مولا داد ذات جٹ سکنہ مندرانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۴ ستمبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتًا پیش ہوں۔ مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ حاکم ولد دسن ذات عیسائی سکنہ گوجرہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳۰ ستمبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتًا پیش ہوں۔ مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

بوسکی سفید گھوڑا یہ نہایت عمدہ اور بے نظیر ریشمی بوسکی ہے ولائتی دو گھوڑوں کی بوسکی کا مقابلہ کرتی ہے فیشن ایبل اور چلنے میں مضبوط ہے۔ تھان ۴۲ گز عرض ۲۷" قیمت ۱۶/- محصول ۱۵/ دو تھان کے خریدار کو محصول معاف نمونہ کا تھان چھ گز قیمت ۲/۴ محصول ڈاک ۸/ نوٹ سن گکڑا کے لئے یا سوت کا تار ثابت کرنے پر سو روپیہ انعام ہے۔
سنگل سن اینڈ برادرس ۴۲ لودیانہ

لکھا ہوا چاول

باریک نویسی کا ایسا دلفریب اور حیرت انگیز نمونہ آپ نے آجتک نہ دیکھا ہوگا۔ اس چھوٹے سے معمولی چاول پر نہایت ہی باریک حروف میں پوری سورہ قل ہو اللہ بعید خوشنما اور خوشخط لکھی ہوئی ہے ہدیہ صرف ایک روپیہ۔ اپنا نام بھی اس پر لکھوائیں تو ۱/۴۔ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا صرف ۱/۲ مع نام کے ۱/۴
متبرک نگینہ انگوٹھیوں میں جڑوانے کے لئے عقیق سرخ کے چھوٹے سے بیضوی نگینہ پر کمال نفاست کے ساتھ نہایت خوشنما۔ سفید چمکدار حروف میں حضرت مسیح موعود کا الہام الیس اللہ بکاف عبدہ بہت ہی باریک اور خوشخط کھدا ہوا ہدیہ صرف دو روپے فی نگینہ اپنا نام بھی نگینہ پر کھدوائیں تو دو روپے چار آنے (۲/۴) نوٹ یہ دونوں چیزیں ہاتھ کی کاریگری کا بہترین نمونہ اور لوگوں کو تبلیغی طور پر پیش کرنے یا تحفۃً دینے کے لئے شاندار تحفہ ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن مجید کی دیگر چھوٹی چھوٹی آئتیں یا کوئی مختصر تحریر اردو۔ ہندی۔ عربی۔ فارسی یا انگریزی میں حسب فرمائش تیار کرکے روانہ کی جاسکتی ہے۔ محصول بذمہ خریدار۔
بخار دل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نہایت ہی پُر معارف کیف انگیز روح پرور اور اثر خیز نظموں کا بے حد دلفریب مجموعہ قیمت فی جلد صرف ۵/- بچوں اور بڑوں کیلئے ہر قسم کی دلچسپ اور مفید کتابیں ہم سے طلب فرمائیں فہرست کتب مفت منگوائیں۔ پتہ:۔ شیخ محمد اسماعیل احمدی پانی پت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

طہران ۱۴ اگست۔ جرمنی اور ایران میں ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جرمن اس سے دس ہزار ٹن روئی خرید کرے گا اور اس کے عوض اسے سوتی مال مہیا کرے گا۔

ماسکو ۱۴ اگست حکومت روس ایک عظیم الشان طیارہ تعمیر کر رہی ہے جس میں ۸ سو گھوڑوں کی طاقت کے سولہ انجن لگائے گئے ہیں۔ اس میں آٹھ ڈرائیوروں کے علاوہ ۶۴ مسافر بیٹھ سکیں گے۔ اور یہ مسلسل ایک ہزار میل تک پرواز کر سکے گا۔ یہ طیارہ دنیا میں سب سے بڑا ہوگا۔

لنڈن ۱۴ اگست ڈنمارک کے وزیر خارجہ نے یورپ کی صورت حالات پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر جنگ شروع ہوئی۔ تو ڈنمارک اس کے اچھے یا برے نتائج سے عہدہ برآ ہونے کو تیار ہے۔

شنگھائی ۱۴ اگست۔ سنگٹو کے نزدیک ایک امریکن چرچ اور اس سے متعلقہ عمارات کو جن پر جاپانی جھنڈے لہرا رہے تھے۔ جاپانی طیاروں کی بمباری نے تباہ کر دیا ہے

الہ آباد ۱۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ۲۰ اگست کی صبح کو بذریعہ ہوائی جہاز چین روانہ ہو جائیں گے۔

برلن ۱۴ اگست۔ حکومت جرمنی کے ایک انڈر سکرٹری نے ایک تقریر میں یہ کہا ہے۔ کہ اس وقت جرمنی میں ۳۷ ہزار اطالوی۔ ۱۵ ہزار یوگوسلاوی ۱۳ ہزار ہنگرین ۵۳ ہزار چیک۔ ۴۰ ہزار سلوواک ۵ ہزار بلغاری اور ۴ ہزار پرتگالی رہتے ہیں۔ ہٹلر نے اس تقریر پر بہت اظہار ناراضگی کیا ہے کیونکہ اس سے یہ پروپیگنڈا باطل ہوتا ہے کہ جرمن باشندوں کے لئے رہنے کی جگہ نہیں۔ اس لئے وہ نوآبادیاں مانگتے ہیں۔ سکرٹری مذکور کو ایک ماہ کے لئے تقریریں کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک اور ڈچس آف ونڈسر (سابق ملک معظم) عنقریب لنڈن آرہے ہیں قلعہ بلاڈیر میں ان کی رہائش کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی آمد پرائیویٹ ہوگی اور آپ کسی سیاسی امر میں حصہ نہ لیں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ملک معظم ڈچس آف ونڈسر کو شاہی حقوق عطا کریں گے

لنڈن ۱۴ اگست۔ ملبورن میں ایک تقریر کرتے ہوئے آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ہٹلر کی پالیسی نے تمام دنیا میں خوف اور دہشت پیدا کر رکھی ہے۔ گفتگوئے مصالحت کے ذریعہ مسئلہ ڈینزگ کا فیصلہ کرنے سے اس کے انکار کا نتیجہ ہے کہ ساری دنیا اسلحہ کی توسیع میں لگی ہوئی ہے۔

شملہ ۱۴ اگست۔ ہندوستانی فوج کے لئے نئی وردی کا مسئلہ زیر غور ہے۔ اس کے متعلق تا حال آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وردی برطانوی سپاہیوں کی وردی سے مختلف ہوگی۔

شملہ ۱۴ اگست حکومت برما کی طرف سے بعض ہندوستانی اشیاء پر محصول کی خبر کل شائع ہو چکی ہے مگر یہ محصول صرف اس مال پر عائد ہوگا جو خشکی کے رستہ آئے گا۔ بحری رستہ کے متعلق دونوں ملکوں میں جو تجارتی معاہدہ موجود ہے۔ اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

کراچی ۱۴ اگست ۹ اگست کو تمام صوبہ میں بارش کے لئے دعائیں مانگی گئی تھیں۔ جنہیں خداوند تعالےٰ نے قبول فرمایا۔ اور بارشیں شروع ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ برطانوی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ حکومت مصر برطانیہ سے ۶۰ لاکھ پونڈ قرض لے رہی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے اخباری نمائندوں کی ایک جماعت نے مصری سفیر سے ملاقات کی جس کی طرف سے اس خبر کی پرزور تردید کی گئی۔ اور کہا گیا کہ ہمارا ملک دولت مند ہے۔ ہمیں کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہیں۔ ہم اسلحہ بھی ادھار لینے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ نقد خرید سکتے ہیں۔

بخارسٹ ۱۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے رومانیہ سے ۳ لاکھ ٹن گندم خریدی ہے۔

لاہور ۱۴ اگست۔ صوبہ متوسط و برار کی مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۷ اگست کو حضور نظام کی سالگرہ ہے۔ اس روز جلسے کر کے تمام مسلمان ان کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت پیش کریں۔

شملہ ۱۴ اگست۔ ہندوستان اور جاپان کے مابین تجارتی گفت و شنید دوبارہ نئے سرے سے شروع ہو جائے گی۔ جاپانی قونصل جنرل بمبئی کے جاپانی تاجروں سے مشورہ کے بعد واپس یہاں آگئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ برطانیہ کے ایک ہوائی افسر اعلیٰ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ برطانیہ پر شدید فضائی حملوں کا خاتمہ بہت تھوڑے عرصہ میں ہو سکتا ہے۔

شملہ ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی حکومت نے فرانسیسی نوآبادیوں میں جاپانی مصنوعات مثلاً ریشم۔ کافور اور جواہرات وغیرہ کی درآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔

ٹوکیو ۱۴ اگست ٹین سین کی جاپانی اور برطانوی بستی کے درمیان جو پل تھا۔ اسے موٹروں اور لاریوں کی آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ صوبہ شانسی سے تمام برطانوی باشندے نکل گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ اگست ۱۹۳۷ء کی لنکاشائر کے کپڑے کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ اس سال اس نے اتنا کپڑا تیار کیا ہے۔ کہ اگر چالیس انچ چوڑی پٹی تمام دنیا کے اردگرد باندھی جائے۔ تو ۸۱ چکر آسکتے ہیں۔ اور اگر اس کپڑے کو تمام دنیا کی آبادی پر تقسیم کیا جائے تو ہر شخص کے حصہ میں دو گز کپڑا آئے گا اس سال ۸۴½ کروڑ پونڈ کا کپڑا فروخت ہوا۔

شملہ ۱۴ اگست حکومت ہند کے محکمہ کسٹمز میں آمدنی کی رفتار بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور چار ماہ میں تین کروڑ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی۔ تو اس کے محاصل میں بہت بچت ہو جائے گی۔ ان مہینوں میں کھانڈ اور موٹر آئیل بہت مقدار میں درآمد کیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۴ اگست۔ ہائیکورٹ نے ۱۶۴ روز کی سماعت کے بعد بھوال سنیاسی کے ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے جس کی اپیل اس کی بیوی نے ہائیکورٹ میں کی تھی۔ یہ جائداد دس لاکھ روپیہ کی ہے۔ اس مقدمہ میں گیارہ سو گواہ پیش ہوئے۔ اور بیس لاکھ روپیہ صرف وکیلوں کی فیسوں پر خرچ ہوا۔ اپیل کے کاغذات وغیرہ کی تیاری پر ستر ہزار روپے خرچ ہوا۔ فیصلہ بھوال سنیاسی کے حق میں ہوا ہے۔

شملہ ۱۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند لیجسلیچر کے دونوں ہاؤسوں کے مشترکہ اجلاس میں ۱۲ ستمبر کو ایک تقریر کریں گے۔ لیکن اس کے متعلق تا حال کوئی سرکاری اعلان شائع نہیں ہوا۔

بمبئی ۱۴ اگست حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر سرکاری ملازم ۵۵ سال کی عمر میں لازماً ریٹائر کر دیا جائے گا۔ (یہ) فیصلہ یکم جنوری ۱۹۴۰ء سے عمل درآمد ہوگا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذبات گوہر

از جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر

اخویم احمد حلمی آفندی کو ہر چند ایک دن کے لئے روکا مگر وہ قادیان جانے کے لئے ایسے بیتاب تھے۔ کہ مجھے بھی بیتاب کر دیا۔ بے ساختہ دل میں ان کی ملاقات حضرت کا تصور بندھا۔ اور یہ غزل مطلع کے سبب سے لکھی۔ مطلع ایک دم سے زبان پر آگیا۔ ذو الفقار علی خان از کراچی

بچھڑا ہوا برسوں کا جب ان سے ملا ہوگا
کیا کیا نہ کہا ہوگا کیا کیا نہ سنا ہوگا

گو ڈوب رہا ہوں میں غیروں سے ہوں مستغنی
جو مجھکو بچا لے گا وہ میرا خدا ہوگا

دل باندھ دیا میں نے دامن میں کسی کے اب
پروا نہیں کچھ اس کی اچھا کہ برا ہوگا

ہم دور سے آئے ہیں ہم دیر سے بیٹھے ہیں
کچھ نام خدا دیدے داتا کا بھلا ہوگا

یہ درد بھری زاری خونابہ فشاں آنکھیں
روٹھے کو منالیں گی کب تک وہ خفا ہوگا

احسان ترے بے پایاں یا رب میں بہت عاجز
یہ حق عبودیت کس طرح ادا ہوگا

بے چین نہ ہو اے دل بڑھ جائینگی جب ٹیسیں
یہ درد ہی بالآخر ہر دکھ کی دوا ہوگا

اے یاد رخ جاناں سرمایہ ہر راحت
جو تجھ سے جدا ہوگا دلبر سے جدا ہوگا

کوچہ میں ترے آکر فریاد کناں کوئی
دنیا سے سدھارا ہے تو نے کبھی سنا ہوگا

انجام محبت سے ڈرتا نہیں اے ناصح
ہوگا وہی قسمت میں جو کچھ کہ لکھا ہوگا

وہ طرز ستم ان کی یہ حال وفا میرا
جس جس نے سنا ہوگا افسوس کیا ہوگا

حال دل غمدیدہ پڑھ کر وہ بہت روئے
بے تابی میں کیا جانے کیا میں نے لکھا ہوگا

دل لیجئے حاضر ہے لیکن مجھے یہ ڈر ہے
میرا نہ ہوا جب یہ تو آپ کا کیا ہوگا

رشتہ یہ محبت کا نازک ہے بہت گوہر
شکوہ کبھی دل میں بھی آیا تو برا ہوگا

احمدی شعراء توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے آنے والے سالانہ جلسہ میں جو خلافت جوبلی کا بھی جلسہ ہوگا۔ چیدہ چیدہ نظمیں پڑھانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان نظموں کے لئے علیحدہ وقت نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر اجلاس کے ابتداء میں ان کے لئے موقعہ دیا جائے گا۔ لیکن صرف ایسے شعراء کو موقعہ ملے گا جو پہلے سے اپنی نظمیں بھجوا کر ان کے متعلق منظوری حاصل کرلیں گے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ جماعت کے شعراء کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ ابھی سے ادھر توجہ مبذول کر کے اس جلسہ کے لئے بزبان اردو۔ فارسی۔ عربی اور پنجابی نظمیں تیار کریں۔ اور اپنی نظمیں ۱۵ نومبر ۱۹۳۹ء تک منظوری کے لئے خاکسار کے پاس بھجوادیں۔ نظموں میں خصوصیت کے ساتھ احمدیت کی تاریخ۔ احمدیت کے برکات۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق و فضائل۔ خلافت کی تاریخ۔ خلافت کے برکات۔ خلافت ثانیہ کے کارنامے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ذاتی فضائل کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔

عبد الرحیم درد سکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید منظوم

راجہ محمد اسلم صاحب بی۔ اے قادیان نے مطالبات تحریک جدید نظم میں نہایت عمدہ صورت میں چھپوائے ہیں۔ نیز ایک دلچسپ نظم بھی شائع کی ہے۔ دونوں کی قیمت ایک ایک پیسہ ہے۔ احباب مقامی کتب فروشوں سے حاصل کر کے لطف اندوز ہوں۔

چناں خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کاروبار و حال او جنت شود پیدا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ جون کے خطبہ میں مخلصین جماعت سے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہر جماعت اور ہر فرد کوشش کرے کہ اس کا وعدہ ۱۵ اگست تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں مخلصین نے کوشش کی کہ ۱۵ اگست تک اپنے وعدے پورے کر دیں۔ بہت سے احباب اپنی جماعتوں میں ادا کر چکے ہیں۔ اور بعض براہ راست بھی بھیج رہے ہیں۔ چنانچہ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنا سال پنجم کا وعدہ ۱۵ اگست کو سو فیصدی ادا فرما دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

خان بہادر غلام محمد صاحب پنشنر قادیان نے ۲۳۱/- روپے کا وعدہ سال پنجم کا کیا تھا۔ صاحب موصوف انتہائی کوشش کر رہے تھے۔ کہ وقت کے اندر وعدہ پورا کر دیں۔ مگر بظاہر کامیابی نظر نہیں آتی تھی۔ آخر انہوں نے اپنی زمین کا ایک ٹکڑا ڈیڑھ سو روپیہ گھاٹا ڈال کر فروخت کر دیا۔ اور روپیہ لے کر سیدھے تحریک جدید کے دفتر میں پہنچے۔ تا گھر میں اسوقت داخل ہوں جب کہ تحریک جدید کا چندہ داخل کر لیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی رقم اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی رقم سو فیصدی پوری کر دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرہ۔

ایسے ہی احباب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی ہے

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بہر شما ناگاہ ید قدرت شود پیدا

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا

چناں خوش دار اورا اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کاروبار و حال او جنت شود پیدا

یہ بات عرض کی جا چکی ہے۔ کہ چونکہ جماعتوں کا چندہ مہینے کے آخر تک آتا رہتا ہے اس لئے جن جماعتوں کا چندہ ۳۱ اگست تک مرکز میں یا ان کی جماعتوں میں وصول ہو جائیگا اور ستمبر کے پہلے ہفتہ میں مرکز میں آئے گا وہ ۱۵ اگست تک کی ادائیگی میں محسوب کیا جائیگا پس جماعتوں اور افراد کو تحریک جدید کے وعدوں کے سو فیصدی پورا کرنے میں خاص جد و جہد جاری رکھنی چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سیرت النبی کے جلسہ کیلئے ایک ٹریکٹ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے امسال "سیرت النبی" کے جلسوں کیلئے یکم اکتوبر کی تاریخ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اس کا موضوع "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قیام امن" مقرر ہے موجودہ حالات میں ملک میں امن اور اتحاد کی فضا پیدا کرنے کیلئے چونکہ ایسے جلسوں کی بہت ضرورت ہے اس لئے تمام احمدی جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

اس جلسہ کے لئے ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے ایک ٹریکٹ تالیف کیا ہے جس کی طباعت صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ہو رہی ہے۔ یہ مضمون بہت عمدہ طرز پر لکھا گیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مذہب کو دنیا میں قائم کیا وہ امن۔ صلح اور محبت کا مذہب ہے۔ وہ اپنوں اور بیگانوں سب میں اتحاد کا خواہاں ہے۔ باہمی مساوات۔ غیر قوموں سے رواداری۔ امن عالم اور اتحاد بین الاقوام کے متعلق اس کی تعلیم بے نظیر ہے۔ غرض یہ مضمون اس جلسہ کے لئے بہت مفید ہے احباب اسے کثرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم رجب ۱۳۵۸ھ

لاہور میں کانگرس کے جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے مسلح احرار کا حملہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرسی حلقوں میں احراری لیڈروں کی بڑی آؤ بھگت کی جاتی رہی ہے۔ ان کی بڑی ناز برداریاں ہوتی رہی ہیں۔ اور یہ بھی مشہور ہے۔ کہ کئی طریق سے مالی فوائد بھی پہنچائے گئے۔ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ اب بھی اخبار "روزانہ نیشنل کانگرس" جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ "کانگرس کی پالیسی اور پروگرام پر چلنے والا" ہے۔ احرار کی فرقہ وارانہ شرارتوں اور خالص مذہبی معاملات میں ان کی بے حد مگر سراسر بے جا حمایت کرتا رہا ہے۔

اس کی غرض و غایت عام طور پر یہ سمجھی جاتی ہے۔ کہ لٹھ مار اور فتنہ پرداز احرار کو عام مسلمانوں کے مقابلہ میں آلۂ کار بنایا جائے۔ لیکن جو لوگ اپنی قوم اور اپنے مذہب کے وفادار نہیں ہوتے۔ بلکہ معمولی سے فوائد کی خاطر ملّت فروشی اور قومی غداری کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ وہ دوسروں کے ساتھ کہاں وفاداری دکھا سکتے اور کیونکر ان کے احسانات کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ وہ جب موقعہ پاتے۔ یا اپنی کسی خواہش کے پورا ہونے میں روک سمجھتے ہیں۔ تو سارے تعلقات اور احسانات کو بالائے طاق رکھ کر کھلم کھلا مخالفت پر اتر آتے ہیں۔ احرار نے کانگرس کے بارے میں بھی اس کلیہ کو صحیح ثابت کر دکھایا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۴؍ اگست ۸ بجے شام پراونشل کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام باغ بیرون موری دروازہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں ۲۰ ہزار کے قریب لوگ شریک تھے۔ صدر جلسہ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو افتتاحی تقریر کر چکے تھے۔ کہ ان کے بعد لدھیانہ کے مفتی محمد نعیم نے تقریر شروع کی جس میں انہوں نے نہ صرف احرار کے خلاف کوئی بات نہ کہی۔ بلکہ وہی کچھ کہہ رہے تھے جو احرار ہر جگہ کہتے پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ احرار کو خوش کرنے کے لئے اس موقعہ پر بھی جماعت احمدیہ کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہ رہ سکے۔ اور جہاں وہ یہ بھول گئے کہ کانگرس کے سٹیج پر کھڑے ہیں۔ وہاں صدر جلسہ کو بھی یہ یاد نہ رہا۔ کہ:۔

"کانگرس ایک بالکل اور خالص سیاسی ادارہ ہے۔ کسی قوم یا جماعت یا فرد کے مذہبی معاملات میں دخل دینا اس کے اختیار سے باہر ہے"

(نیشنل کانگرس ۲۲۔ جون)

چنانچہ انہوں نے ٹھنڈے دل سے سُنا۔ اور مفتی محمد نعیم نے بالفاظ "پرتاپ" (۱۶؍ اگست) کہا:۔

"ہندوستان کے علمائے کرام جو ہندوستان کے ناموس کے محافظ ہیں وہ مرزا غلام احمد قادیانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی تعبیروں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ قرآن کے حافظ ہیں۔ اور حدیث کی تعبیر بہترین کر سکتے ہیں"

باوجود اس کے احرار نے کوئی پروا نہ کی۔ اور محض اس لئے جلسہ کے درہم برہم کرنے کے لئے حملہ کر دیا۔ کہ پنجاب کانگرس کمیٹی نے اپنے اسی دن کے اجلاس میں چودھری افضل حق کے مقابلہ میں ڈاکٹر کچلو کو کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اتنی سی بات پر احرار نے کانگرس کے تمام احسانات کو پرے پھینک کر وہ ادھم مچایا۔ اور انسانیت کی وہ مٹی پلید کی۔ کہ توبہ ہی بھلی۔

ہندو مسلمان اخبارات کا بیان ہے۔ کہ حملہ آوروں نے سب سے پہلے سٹیج پر چڑھائی کی۔ جہاں ایک شخص نے مفتی محمد نعیم پر کلہاڑی سے وار کیا۔ جو مفتی صاحب کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے خالی گیا۔ اس کے بعد مفتی صاحب کو ڈاڑھی سے پکڑ کر گھسیٹا۔ اور زدو کوب کیا گیا۔ اور بالفاظ "زمیندار" احراری نوجوانوں نے مفتی محمد نعیم کو بُری طرح پیٹا۔ اور ان کی ناقابل بیان طریق پر توہین کی"

اس کے بعد لاؤڈ سپیکر پر کلہاڑیوں سے حملہ کر کے اس کی تاروں کو کاٹنے اور توڑنے کی کوشش کی۔ اور لاؤڈ سپیکر خراب کر دیئے۔ پھر لاٹھیوں سے گیس کے ہنڈے توڑ ڈالے۔ جس سے جلسہ گاہ میں اندھیرا ہو گیا۔ پھر صدر پر حملہ کر کے انہیں مجروح کر دیا گیا۔ سٹیج کے تختے توڑ ڈالے۔ اس کے بعد اپنی لاٹھیوں کو جلسہ گاہ میں اس طرح گھمانے لگے جس طرح گتکے باز اکھاڑہ میں گتکہ کھیلتے ہیں۔ چونکہ جلسہ گاہ میں عورتوں کی بھی بہت بڑی تعداد شریک تھی۔ اس لئے احرار کے اس حملہ نے جلسہ میں بے حد انتشار پیدا کر دیا۔ اور جس طرف جس کا مونہہ اٹھا۔ بھاگ نکلا۔ اس افراتفری میں کئی مرد عورتیں پاس کی نہر میں گر گئیں۔ کئی ایک کو گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئیں۔ عورتوں اور بچوں کی چیخ و پکار سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ حملہ آور بے تحاشا لاٹھی چلا رہے تھے۔ اور انقلاب زندہ باد۔ مجلس احرار زندہ باد کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ اس طرح آدھ گھنٹہ کے اندر جلسہ گاہ صاف ہو گئی۔

اخبارات کا بیان ہے۔ کہ احرار اپنے اس کارنامہ پر بے حد خوش ہیں۔ کہ وہ انتخابی رقیب کے جلسہ کو ناکام بنانے میں کامیاب رہے۔ اور ان میں سے کسی کو بھی ان شرمناک حرکات پر ندامت نہیں۔ جو اس موقعہ پر کی گئیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ چھوٹے بڑے احرار کس ذہنیت کے مالک ہیں۔ اور جو طریق عمل انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ ملک کے امن کو کس قدر برباد کرنے والا ہے۔

حال ہی میں مصری پارٹی کے چند افراد نے قادیان کے معدودے چند احراری آدمیوں کے ساتھ مل کر ایک جلسہ کیا جس میں احمدیوں کو بھی مدعو کیا۔ اور جب احمدیوں کے اتنے افراد جن کے مقابلہ میں مصری پارٹی۔ اور اس کے حاشیوں کی کچھ بھی حقیقت نہ تھی۔ اس جلسہ میں شریک ہوئے تو کئی طریق سے ان کی دل آزاری کی گئی۔ احراری ملانے خواہ مخواہ دخل انداز ہو کر اشتعال دلایا۔ ایک احمدی کو زخمی بھی کر دیا گیا۔ مگر باوجود اس کے احمدیوں کی طرف سے کوئی ایسی حرکت نہ کی گئی۔ جو خلاف قانون اور خلاف امن ہوتی جب دیکھا گیا۔ کہ جلسہ کرنے والے کسی معقول بات کی طرف آنے کے لئے تیار نہیں۔ تو تمام احمدی جلسہ سے چلے آئے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف جلسہ ہوتا رہا۔ حالانکہ جلسہ کرنے والے صرف چند افراد تھے۔

اس سے وہ فرق بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ جو احرار اور جماعت احمدیہ کے اخلاق میں ہے۔ اور آج سے نہیں۔ بلکہ عرصہ سے ظاہر ہوتا چلا آ رہا ہے۔ مگر باوجود اس کے جو لوگ مختلف طریق سے احرار کی امداد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان پر اب اپنی غلطی واضح ہو گئی ہو گی۔ جب احرار نے خود ان کو اپنی شرارت کا نشانہ بنایا ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور ایک درجن کے قریب تھے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو حیرت ہے کہ بیس ہزار کا مجمع اس قدر آسانی سے کیوں ان کی شرارت کا شکار ہو گیا۔ اور کیوں نہ انہیں پکڑ کر حوالۂ پولیس کر دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ نسر الطائر

اخبار الفضل ۱۵ جولائی میں زیر عنوان "فلسفۂ مسائل حج" جو مضمون چھپا ہے اس میں لکھا ہے۔ "اس زمانہ میں نسر طائر ستارہ برج جدی میں ہے" میرے نزدیک چونکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جو کچھ مجھے معلوم ہے عرض کرتا ہوں۔

برج جدی چھوٹے چھوٹے ستاروں کا مجمع النجوم ہے۔ اس میں قدر اول کا کوئی ستارہ نہیں۔ نسر الطائر قدر اول کا ستارہ ہے سیارہ نہیں اور مجمع النجوم عقاب میں شامل ہے۔ اندھیری رات میں ۱۰،۹ بجے کے قریب مشرق کی طرف مونہہ کر کے افق الاعلیٰ کی طرف دیکھا جائے۔ تو خط استوا کے ارد گرد تین روشن ستارے نظر آئیں گے۔ اور وہ ایک سیدھ میں ہیں۔ یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک خط مستقیم پر واقع ہیں۔ ان میں سے درمیانی ستارہ نسر الطائر ہے۔ اور برج عقاب میں واقع ہے اور جنوبی ستارہ سرخ روشن سیارہ مریخ ہے۔ جو کہ آجکل برج جدی میں ہے۔ اس کے سوا کوئی اور روشن ستارہ اس برج میں آجکل نظر نہیں آتا۔ اور میں اپنے مشاہدہ کی بناء پر کہتا ہوں۔ کہ یہ سرخ روشن سیارہ چند ماہ ہوئے پہلے برج میزان میں تھا۔ پھر برج عقرب میں پھر برج رامی میں اور اب برج جدی میں ہے اور ہر ایک برج میں ۵۷ دن کے قریب رہتا ہے۔ چنانچہ آپ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دیکھیں گے۔ کہ وہ برج دلو اور پھر برج حوت میں چلا گیا ہے۔ اس لئے یہ روشن سرخ سیارہ نسر الطائر نہیں ہو سکتا۔ مضمون نگار صاحب اخبار الفضل میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "نسر طائر ایک درجہ کو سو سال میں طے کرتا ہے۔ اور ایک برج تیس تیس درجات پر مشتمل ہے۔" اس حساب سے یہ ستارہ ایک برج کو تین ہزار سال میں طے کریگا گویا ہمیں عمر بھر اس ستارہ کو برج جدی میں ہی دیکھنا چاہیئے۔ حالانکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے۔ پس مضمون نگار صاحب کے مضمون کے مطابق بھی یہ ستارہ نسر الطائر نہیں بلکہ مریخ ہے۔ مذکورہ بالا تین ستاروں میں سے دو ستاروں کا ذکر تو ہو چکا۔ تیسرا شمالی ستارہ برج شلیاق میں نسر واقع ستارہ ہے۔ جس کے نزدیک ہی نیچے کی طرف برج قیقاؤس میں الفراق ستارہ ہے۔ اگر آپ غور سے دیکھیں گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ نسر واقع الفراق اور نسر الطائر یہ تینوں روشن ستارے ایک مثلث کی شکل پر واقع ہیں۔ اور میں ان کو اسی مثلث کی شکل میں کئی سالوں سے دیکھتا چلا آیا ہوں۔ گویا ان کے محل وقوع میں کوئی فرق بظاہر نظر نہیں آیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ تینوں ستارے ہیں نہ کہ سیارے ہاں اس مثلث کے جانب جنوب آجکل مریخ ہے۔ جو کہ سیارہ ہے۔ اور جس کا محل وقوع بدلتا رہتا ہے۔ اور وہ طریق الشمس والے برجوں میں سے گزرتا رہتا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور قدر اول کا ستارہ برج جدی میں آج کل نہیں جسے نسر الطائر کا نام دیا جاسکے اب میں اپنی تائید کے لئے موجودہ زمانہ کی بعض کتب سے حوالے پیش کرتا ہوں۔

(۱) کتاب زینت آسمان مطبوعہ سنہ ۱۹۲۴ء میں صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے۔

"۲۲ عقاب (Aquila) دلو کی طرف اڑتا جا رہا ہے۔ اس کا ستارہ ا قدر اول کا ستارہ ہے اس کا نام نسر الطائر ہے۔ ستارہ ب کو اشاہین کہتے ہیں۔ نسر الطائر چودہ سال نور کے فاصلہ پر ہے۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۶ پر ماہ اگست کا نقشہ شمارہ ۵ دیا ہوا ہے۔ اس میں ستارہ نسر طائر برج عقاب میں بشکل قدر اول دکھایا ہوا ہے۔ پھر اسی کتاب میں جہاں برج جدی کا ذکر ہے۔ اس میں نہ تو نسر طائر کا بیان ہے۔ اور نہ ہی کسی قدر اول کے ستارے کا بیان اس سے ثابت ہوا کہ نسر الطائر برج عقاب میں شامل ہے۔ نہ کہ برج جدی میں۔

(۲) پھر ایک انگریزی کتاب الموسومہ دی سٹاری ہونز The Stary Heavens (یعنی ستاروں بھرا آسمان) جسے ایلین ہاکس نے دسمبر سنہ ۳۳ء میں بار دوم طبع اور شائع کرایا۔ کے صفحہ ۱۱۱ پر لکھا ہے:-

"برج الدجاجہ (Swan) سے برج عقاب (Aquila the Eagle) کوئی زیادہ دور نہیں دیکھیے تصویر ۱۷۔ یہ تین ستاروں کی قطار سے واضح ہے۔ مرکزی ستارہ الطائر (Altair) پہلوؤں کے ستاروں سے زیادہ روشن ہے۔ تاہم ایسا روشن نہیں۔ جیسا ستارہ نسر واقع (Vega) روشن ہے۔" (ترجمہ انگریزی)

چنانچہ اس کتاب کی تصویر ۱۷ میں صفحہ ۱۱۳ پر برج عقاب میں ہی ستارہ الطائر دکھایا گیا ہے:-

ان حوالوں پر غور کرنے سے واضح ہے۔ کہ ستارہ نسر الطائر برج عقاب میں شامل ہے۔ اور قدر اول کا ستارہ ہے۔ اس لئے یہ ستارہ برج جدی میں نہیں ہو سکتا۔ چونکہ یہ ستارہ ثابت ہو چکا ہے۔ اور اس کے سیارہ ہونے کی تردید بھی ہو چکی ہے۔ اس لئے نسر الطائر نہ تو کبھی برج اسد میں ہو سکتا ہے اور نہ ہی برج حمل میں۔ جیسا کہ ایک مؤرخ تو اسے اہرام مصر کی تعمیر کے وقت برج اسد میں بیان کرتا ہے۔ اور دوسرا برج حمل میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ پاکپٹن

تحریک قرضہ ایک لاکھ کی واپسی کے متعلق اعلان

احباب کو معلوم ہے کہ سنہ ۳۴ء میں ایک تحریک قرضہ ۲۰ ہزار روپے کے نام سے کی گئی تھی۔ اس تحریک کے ماتحت اصل زر وصول شدہ کی مقدار ۷۵ ہزار کے قریب پہونچ گئی تھی۔ اس قرضہ کی کل رقم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب وعدہ پائی پائی کر کے واپس کر دی گئی۔ اور ماہ مئی سنہ ۳۷ء میں اس کو آخری طور پر بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد سنہ ۳۵ء میں ایک قرضہ ۴۰ ہزار کے نام سے جمع کیا گیا۔ اس میں اصل وصولی ۴۲ ہزار کے قریب ہوئی۔ یہ قرضہ بھی پورا ادا کر دیا گیا۔ اور اس کی آخری ادائیگی فروری سنہ ۳۸ء کو ہوئی۔

اس کے بعد تحریک قرضہ ایک لاکھ جاری کی گئی۔ برخلاف پہلے دو قرضوں کے جن میں ایک مقررہ رقم ماہوار بذریعہ قرعہ تقسیم کی جاتی تھی۔ قرضہ ایک لاکھ میں جتنی رقمیں لی گئیں وہ ایک مقررہ میعاد کے لئے لی گئیں۔ یہ میعاد پانچ سال سے لے کر ایک سال تک کے لئے تھی۔ لیکن اگر کسی دوست کو اشد ضرورت کی وجہ سے روپیہ کے جلد واپس لینے کی ضرورت پڑی۔ تو کسی ایسی درخواست کو مسترد نہیں کیا گیا۔ اور روپیہ قبل از وقت واپس کر دیا گیا۔ چنانچہ اس وقت تک کل رقم قرضہ جو اس ایک لاکھ کی تحریک کے ماتحت واپس کی جا چکی ہے۔ اس کی مقدار ۳۹ ہزار روپے کے قریب ہے۔

بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جس کسی دوست کی میعاد قرضہ ختم ہو جائے۔ ان کو چاہیئے کہ اصل رسید بھیجکر روپیہ طلب فرمایا کریں اور جن دوستوں کو قبل از وقت روپیہ لینے کی اشد ضرورت پیدا ہو جائے۔ ان کو بھی انکا روپیہ واپس دینے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

آئندہ انشاء اللہ واپس شدہ رقوم کا اعلان وقتاً فوقتاً کیا جایا کرے گا۔ ناظر بیت المال

شانِ مصلح موعود پر ایک نظر

"سبز اشتہار" صفحہ ۷ اور صفحہ ۱۷ و ۲۱ کا مصلح موعود ایک ہی شخصیت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہی لڑکے کے متعلق پیشگوئی

مصری صاحب نے سبز اشتہار صـ۷ و صـ۱۷ میں مذکور پیش گوئی کو دو الگ الگ محمود نامی شخصیتوں کے متعلق قرار دینے کے سلسلہ میں جو پہلا حیلہ یا دلیل پیش کی ہے۔ اس کے ضمن میں آپ نے یہ بھی لکھا ہے۔

"حضورؑ نے یہ نام محمود سبز اشتہار میں (یعنی سبز اشتہار صـ۷ میں۔ ناقل) کشف کی بناء پر لکھا ہے۔ اگر کشف کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ اور اس کو اشتہار دہم جولائی کا (سبز اشتہار میں) جزو نہ ٹھہرایا جائے۔ تو بلا توقف والی پیشگوئی کا وجود بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا ذکر نہ سبز اشتہار میں ہے۔ نہ اشتہار دہم جولائی میں ہے۔ بلکہ اس کا ذکر صرف کشف میں ہے"

(شانِ مصلح موعود صـ۱۷۹)

نیز لکھتے ہیں:-

"حضرت اقدس نے سراج منیر میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ سبز اشتہار میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ درست نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کشف کی خبر اور دہم جولائی کے اشتہار کی خبر کو آپس میں نہ ملائیں۔ اور یہ تسلیم نہ کریں کہ سبز اشتہار صـ۷ میں اس کشف کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ گو لفظاً اس کا ذکر نہ کیا گیا ہو"

(شانِ مصلح موعود صـ۱۶۹)

مصری صاحب کے ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک گو لفظاً نہیں۔ لیکن ضمناً بلا توقف لڑکا پیدا ہونے والی پیشگوئی کا ذکر سبز اشتہار میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ انہوں نے ہوائے نفس کے ماتحت جوڑ توڑ کر کے سبز اشتہار میں دو محمود بنائے تھے۔ اس لئے پہلے تو وہ بلا توقف لڑکا ہونے کی پیشگوئی کو کشف کا جزو بتاتے ہیں۔ پھر سبز اشتہار صـ۷ میں مذکور پیشگوئی میں محمود نام کی پیشگوئی کو کشف کی بناء پر قرار دے کر نہ کہ اشتہار دہم جولائی کی بناء پر یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ یہ محمود نام چونکہ کشف کی بناء پر مذکور ہونے کی وجہ سے ضمناً اس تمام کشف والی پیشگوئی کی طرف مشیر ہے اس لئے اس جگہ ایک رنگ میں بلا توقف پیدا ہونے والے لڑکے کے متعلق پیشگوئی کا ذکر آگیا۔ کیونکہ بقول ان کے کشف میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی مذکور ہے۔ لہذا مصری صاحب یہ دلیل پیش کر رہے ہیں۔ کہ اگر سبز اشتہار صـ۷ کی پیشگوئی میں محمود نام کو کشف کی بناء پر قرار نہ دے کر اس نام کو اشتہار دہم جولائی کی بناء پر سمجھا جائے۔ نہ کہ کشف کی بناء پر۔ تو بلا توقف والی پیشگوئی کے سبز اشتہار میں مذکور ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ لہذا اس پیشگوئی کا ثبوت مہیا کرنے کے لئے مصری صاحب نے یہ خود ساختہ جوڑ توڑ کیا۔ اور پھر اس سے نتیجہ نکال لیا۔ کہ سبز اشتہار صـ۷ والا محمود اور ہے اس کا نام محمود کشف کی بناء پر لکھا گیا ہے اور صـ۱۷ والا محمود مصلح موعود ہے۔ اس کا محمود نام اشتہار دہم جولائی کی بناء پر لکھا گیا ہے۔

مصری صاحب کی یہ تمام دلیل لچر ہے کیونکہ جیسا کہ سبز اشتہار صـ۱۷ پر اشتہار دہم جولائی کی بناء پر مصلح موعود کا نام محمود لکھا گیا ہے۔ بالکل ویسے ہی سبز اشتہار صـ۷ پر بحوالہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اس لڑکے کا نام محمود لکھا ہے۔ اور یہ ایک ہی لڑکے کے متعلق پیشگوئی ہے کشف کا ذکر جیسے لفظاً صـ۱۷ پر نہیں۔ ویسے ہی صـ۷ پر بھی نہیں۔ ہاں اگر کشف کو بھی ضمناً ملحوظ مانا جائے۔ اور محمود نام کو اس کشف کی طرف بھی مشیر تسلیم کیا جائے۔ تو ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں۔ مگر اس صورت میں ہمیں یہ کہنے کا پھر بھی حق حاصل ہے کہ جس طرح سبز اشتہار صـ۷ پر محمود نام کشف کی طرف بھی مشیر ہے۔ ویسے ہی صـ۱۷ پر محمود نام کشف کی طرف بھی مشیر ہے ہاں ان دونوں مقامات پر لفظاً حوالہ اشتہار دہم جولائی کا دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اصل ہے۔ اور کشف صرف اس پیشگوئی کی تائید کے لئے دکھایا گیا تھا۔ مصری صاحب کا تار و پود بکھیرنے کے لئے تو صرف یہی جواب کافی ہے:۔

کشف میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا ذکر نہیں

لیکن اگر واقعات کی رُو سے غور کیا جائے۔ تو مصری صاحب کی اس دلیل کی بنیاد ہی فاسد ہے۔ مصری صاحب نے بلا توقف والے لڑکے کی پیشگوئی پہلے کشف میں تسلیم کی۔ پھر سبز اشتہار صـ۷ میں باوجود اشتہار دہم جولائی کے حوالہ سے محمود کی پیشگوئی مذکور ہونے کے اس محمود نام کو کشف کی بناء پر قرار دیا ہے حالانکہ کشف کے متعلق خود یہ لکھا ہے۔ کہ وہ لفظاً مذکور نہیں:۔

پس مصری صاحب کے اس تمام ڈھونگ کی بنیاد اس امر پر ہے۔ کہ کشف میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ حالانکہ یہ بات ہی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ کشف میں ہرگز ہرگز بلا توقف ایک لڑکا پیدا ہونے کا ذکر نہیں۔ خود مصری صاحب نے اس کے ثبوت میں جو حوالہ پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے (بشیر اول کے) عوض میں جلد ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام محمود ہوگا"

اگر اس جگہ بشیر اول کے عوض ایک لڑکا ملنے کے وعدہ کو کشف کا حصہ ہی سمجھ لیا جائے۔ تو زیادہ سے زیادہ کشف سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ بشیر اول کے بعد جلد ایک لڑکا دینے کا خدا نے وعدہ دیا ہے لیکن بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ ان الفاظ میں موجود نہیں۔ بشیر اول کے عوض لڑکا اگر ایک لڑکی پیدا ہونے کے بعد بھی ہو جاتا۔ تب بھی وہ بشیر اول کے عوض جلد ملنے والے بیٹے سے متعلق پیشگوئی کا مصداق قرار دیا جا سکتا تھا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ خدا نے بشیر اول کے عوض پیدا ہونے والے بیٹے کو بلا توقف پیدا کر دیا۔ مگر اس کشف میں اس کے بلا توقف پیدا ہونے کا ذکر نہیں:۔

سبز اشتہار میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا ذکر

ماسوا اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سراج منیر میں فرماتے ہیں:۔

"ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا" (سراج منیر حاشیہ صـ۳۱)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ سبز اشتہار میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا ذکر صریح الفاظ میں موجود ہونا چاہیئے۔ نہ کہ جس طرح مصری صاحب اس کا ذکر نکال رہے ہیں۔ سراج منیر کی تحریر تو بتاتی ہے کہ سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی جگہ صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ غرض اس تمام بحث سے ظاہر ہے کہ مصری صاحب کی دلیل بالکل لچر ہے۔ اور سبز اشتہار میں کسی اور مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کے متعلق ضرور پیشگوئی فرمائی ہے۔

اب آیئے میں بتاؤں کہ سبز اشتہار میں کس جگہ صریح لفظوں میں آپ نے ایسی پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار صفحہ ۷ا میں فرماتے ہیں:۔

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ سب عبارتیں (یعنی خوبصورت پاک لڑکا مہمان آتا ہے وغیرہ) عبارتیں پسر متوفی (بشیر اول) کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"

پھر اسی مضمون کا ذکر آپ نے سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ پر یوں فرمایا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشآء اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت (اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔) دوسرے بشیر کی نسبت ہے"۔

ان ہر دو حوالجات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام الٰہی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بشیر اول کی وفات پر پیشگوئی کو دو سعید لڑکوں۔ بشیر اول متوفی اور مصلح موعود کے متعلق سمجھا ہے۔ اور بشیر اول سے متعلق پیشگوئی کے ذکر کے بعد مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے ذکر کی ابتدا ء الہامی تفہیم کی بناء پر ان الفاظ میں تحریر فرمائی ہے۔ کہ "اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" یعنی خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہے۔ بشیر اول جو فوت ہو چکا ہے۔ اس کے بعد بشیر ثانی یعنی مصلح موعود جس کا الہامی نام فضل ہے۔ اور محمود اور فضل عمر بھی۔ اس بشیر اول کے ساتھ آئے گا۔ یعنی اس کی پیدائش بشیر اول کی وفات کے بعد بلا توقف ہوگی۔

اب دیکھئے اس الہام نے کیسے صریح الفاظ میں بتا دیا ہے۔ کہ محمود نامی لڑکا جو مصلح موعود ہوگا۔ یہ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف نہ ہو۔ تو اس کی آمد کو بشیر اول متوفی کے ساتھ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دوسری طرف مصری صاحب کو مسلم ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (جنہیں وہ سبز اشتہار صفحہ ۷ کی پیشگوئی کا مصداق سمجھتے ہیں) بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوئے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سراج منیر کے محولہ بالا حوالہ میں آپ کو بلا توقف پیدا ہونے والے سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں مذکور پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ اس سے یہ امر روشن ہو گیا کہ سبز اشتہار صفحہ ۷ا و ۲۱ کا موعود محمود اور صفحہ ۷ کا موعود محمود ایک ہی شخصیت ہے۔ نہ کہ دو الگ الگ شخصیتیں اور مصری صاحب کا یہ خیال کہ سبز اشتہار صفحہ ۷-۲۱ میں دو محمود نامی شخصیتوں کا ذکر ہے بالکل غلط ثابت ہو گیا۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ بوجہ بارشوں کی کثرت کے تبلیغ میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اور بہت کم دورے کرنے کا موقعہ ملا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کالی کٹ پینگاڑی اور کانانور میں جا کر انفرادی تبلیغ کی۔ اور یوم التبلیغ کے لئے ٹریکٹ لکھ کر چھپوانے کا انتظام کیا۔ اس کے علاوہ جماعت کے تعلیمی اور تربیتی کام کی طرف خاص توجہ کی گئی۔

پونچھ

چارکوٹ سے مولوی محمد حسین صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں نکرہ۔ جگالہ۔ اور راجوری کا دورہ کیا اور معززین سے مل کر انفرادی تبلیغ کی۔ راجوری میں جلسہ بھی کیا جس میں شہر کے معززین کو خصوصیت سے مدعو کیا گیا۔ اور ایک تبلیغی اشتہار شائع کیا۔ اس کے علاوہ تبلیغی خطوط لکھے اور جماعت کی تربیت کا کام کیا۔ نیز نوجوانوں کو ترجمہ قرآن پڑھانے کا کام باقاعدہ جاری ہے۔

بہار

مہو بھنڈار سے مولوی محمد منیف صاحب قمر لکھتے ہیں کہ مہو بھنڈار کے ایک کارخانہ کی نئی آبادی میں ایک یورپین پادری صاحب جمشید پور سے تشریف لائے۔ ان کو تبلیغی چارٹ اور احمدیہ مشن کے فوٹو دکھائے اور پھر بحث شروع کر دی۔ میں نے ان کے عقائد پر ایک گھنٹہ تک تبصرہ کیا۔ اس گفتگو کو سننے کے لئے قریباً ۵۰ اشخاص جمع ہو گئے۔ آخر جب مقامی عیسائیوں کو معلوم ہوا تو وہ اپنے پادری صاحب کو بلا کر اپنے ساتھ لے گئے۔

دوسرے دن میں ان کے گرجے میں گیا جہاں پادری صاحب لیکچر دے رہے تھے۔ لیکچر کے اختتام پر میں نے ان سے چند سوالات کئے۔ مگر وہ اپنے عقائد کی تعریف کے سوا کچھ جواب نہ دے سکے۔ میرے اصرار پر وہ اسسٹنٹ پادری کو جواب کے لئے کہہ کر خود چلے گئے۔ ان کے اسسٹنٹ نے بھی کچھ جواب نہ دیا۔ اور دوبارہ گھر پر ملنے کا وعدہ کیا مگر وہ میرے مکان پر تشریف نہ لائے۔ ان کی گفتگو سننے کے لئے اور بھی بہت سے لوگ میرے مکان پر جمع تھے۔ جب وہ تشریف لائے تو میں نے ایک گھنٹہ تقریر کر کے الوہیت مسیح کو باطل ثابت کیا۔ جس پر حاضرین نے عقیدہ الوہیت مسیح سے بیزاری کا اظہار کیا۔ حتیٰ کہ بعض عیسائیوں نے بھی جو اس وقت موجود تھے صاف کہہ دیا کہ سچ تو یہ ہے۔ کہ ہم آج تک الوہیت مسیح کا مسئلہ باوجود عقیدہ رکھنے کے نہیں سمجھ سکے۔

مونگھیر

مولوی عبدالغفور صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تعلیم و تربیت کا کام جاری رہا۔ اور ممبران خدام الاحمدیہ کو مختلف مقامات پر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ [illegible] انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور سلسلہ کے متعلق غلط فہمیاں دور کی گئیں۔ [illegible]

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا
کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے
جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے
قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے
سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر سٹی قیمت پندرہ آنے

سول ایجنسی برائے قادیان:۔ میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین راولپنڈی کا سالانہ جلسہ

اور غیر مبائع مبلغ کی غلط بیانیاں

ناظرین "الفضل" کو یاد ہوگا۔ کہ ۳۰، ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء کو راولپنڈی کے غیر مبایعین کا سالانہ جلسہ ہوا تھا۔ جس کی مفصل اور صحیح رپورٹ الفضل ۲ جون میں شائع ہو چکی ہے غیر مبایعین کا یہ جلسہ بھی بری طرح ناکام رہا۔ اور وہ خود ناکامی کو محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے جلسہ کی رپورٹ بھی شائع نہ کرا سکے لیکن جب "الفضل" میں اس جلسہ کی رپورٹ شائع ہوئی۔ تو پیغامی مبلغ مرزا مظفر بیگ صاحب ساطع نے خود ہی رپورٹ لکھ کر ڈیڑھ ماہ کے بعد "پیغام صلح" میں شائع کرائی۔ اور وہ بھی سراسر غلط بیانیوں کا پلندہ

صریح غلط بیانی

میری طرف سے جو رپورٹ "الفضل" میں شائع ہوئی۔ اس میں بالکل صحیح واقعات کا اظہار کیا گیا تھا۔ چنانچہ پیغامی مبلغ کو جرأت نہیں ہوئی کہ ان واقعات کو جھٹلا سکے۔ اپنی رپورٹ میں صرف گراموفون کے متعلق عذرِ گناہ بدتر از گناہ پیش کیا گیا ہے۔

ساطع صاحب نے دو کالم کی رپورٹ میں متعدد غلط بیانیاں کی ہیں۔ مثلاً لکھا ہے:۔ "جلسہ کی مفصل رپورٹ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب (خاکسار کے بڑے بھائی ہیں اور اہل پیغام کے سرگرم رکن ہیں) نے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے نام بھیجی تھی۔ مگر غالباً ڈاکخانہ کی بیقاعدگی کی وجہ سے یہ رپورٹ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح تک نہ پہونچ سکی۔ اور اس طرح راولپنڈی کے جلسہ کے حالات شائع ہونے میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی" مگر یہ سفید جھوٹ ہے۔ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب نے کوئی رپورٹ لکھ کر ایڈیٹر پیغام صلح کو بھیجی ہی نہیں۔ چنانچہ ماسٹر صاحب موصوف ایک غیر احمدی کی موجودگی میں اقرار کر چکے ہیں۔ کہ انہوں نے عدیم الفرصت ہونے کی وجہ سے رپورٹ لکھ کر نہیں بھیجی تھی اور فرمایا کہ ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب نے رپورٹ لکھ کر بھیج دی ہوئی ہے۔ جب معزز غیر احمدی نے سوال کیا۔ کہ اب تک رپورٹ شائع کیوں نہیں ہوئی تو ماسٹر صاحب نے کہا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ رپورٹ سیکرٹری صاحب کے نام بھیجی گئی تھی۔ اور وہ بیمار پڑے تھے۔ ان کی ڈاک اور کسی نے کھولی نہیں۔ اس لئے رپورٹ ایڈیٹر صاحب تک نہیں پہنچ سکی۔ اس پر جب خاکسار نے کہا۔ کہ اس رپورٹ کا سیکرٹری صاحب سے کیا تعلق رپورٹ تو ایڈیٹر صاحب کے نام جانی چاہئے تھی تو میرے محترم بھائی صاحب نے فرمایا کہ بھیجنے والے نے غلطی کی ہے۔ برادرم ماسٹر صاحب کے بیان کے پیش نظر ناظرین غور فرمائیں۔ کہ پیغامی مبلغ نے کسطرح دجل اور فریب سے کام لیا ہے۔

بہشتی مقبرہ کی تحقیر کا ارتکاب

پیغامی اسقدر زبان دراز واقع ہوئے ہیں کہ شعائر اللہ کا بھی تمسخر اڑاتے ہوئے نہیں شرماتے۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشارت الہیہ کے مطابق بہشتی مقبرہ بنایا۔ اور اس کے متعلق فرمایا کہ "مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی ہے۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں" (الوصیت ص۱۶)

پھر اس مقبرہ کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن ہوگا" (الوصیت ص۲۳ حاشیہ)

پھر اس بہشتی مقبرہ کے متعلق جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے "کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن ہوگا" پیغامی مبلغ ازراہ تمسخر لکھتا ہے:۔ "غلط بیانی اور حق پوشی قادیانی حضرات کی خصوصیات میں سے ہے۔ "الفضل" میں جلسہ کے حالات کو ایسا غلط رنگ دیا گیا ہے کہ پناہ بخدا۔ بہشتی مقبرہ کے مجاور جھوٹ بولتے ہیں" ہم ان کے تمسخر کا کوئی جواب دینا نہیں چاہتے۔ صرف یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کسطرح حد سے گذر گئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو کس طور پر جھٹلا رہے ہیں۔

جلسہ میں گراموفون

ساطع صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ہم نے اپنے جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا تھا۔ یہ کسے معلوم نہیں کہ لاؤڈ سپیکر والے خود اپنا گراموفون اور ریکارڈ لے کر آتے ہیں کہ لاؤڈ سپیکر لگانے کے بعد چند ریکارڈ بجا کر امتحان کر سکیں۔ کہ آیا آلہ کام دے رہا ہے یا کہ نہیں" ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ "قادیانی غلط بیانی ملاحظہ ہو۔ امسال غیر مبایعین نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ پبلک ان کے جلسہ میں نہیں آتی۔ گراموفون آلہ نشر الصوت کے ساتھ لگوا دیا جسطرح ہوٹلوں والے گاہکوں کو اکٹھا کرنے کے لئے گراموفون یا ریڈیو سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح پیغامیوں نے گراموفون سے خوب کام لیا"

ساطع صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گراموفون آلہ نشر الصوت کے ساتھ جلسہ گاہ میں لگایا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ صریح غلط بیانی کی ہے کہ کمپنی والے خود اپنا گراموفون اور ریکارڈ لے کر آتے ہیں۔ تا وہ امتحان کر سکیں کہ لاؤڈ سپیکر کام دے رہا ہے یا نہیں۔ کمپنی والے گراموفون لیکر نہیں آتے یہاں راولپنڈی میں ہم نے کئی دفعہ لاؤڈ سپیکر لگتے دیکھا ہے بات چیت کر کے ہی دیکھتے ہیں کہ آیا لاؤڈ سپیکر کام دیتا ہے یا نہیں۔ غالباً یہ عجیب و غریب طریقہ ٹیسٹ کرنیکا پیغام بلڈنگ والوں نے ایجاد کیا ہے۔

ایک اور طرح سے بھی ساطع صاحب کی غلط بیانی اظہر من الشمس ہے وہ اسطرح کہ اخویم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب کا بیان ہے کہ گراموفون ساطع صاحب نے اپنے گھر سے منگوایا۔ اور نوجوان طبقہ نے نعتوں والے ریکارڈ منگوائے اب فرمائیے غلط بیانی کون کر رہا ہے۔ پھر لکھتے ہیں "میجک لینٹین پر مداریوں کیطرح تماشا دکھاتے پھرنا سبز عماموں کی نمائش سپیشل ٹرینیں۔ کوروں کی دوڑ دھوپ دوکان خلافت کے گاہکوں کو جسطرح اکٹھا کر سکتی ہے بیچارے ہوٹلوں والوں کے دو چار ریکارڈ کیا کر سکیں گے"

پیغامی مبلغ کے اخلاق کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ میجک لینٹین کے ذریعہ تبلیغی نظائر دکھائے جاتے ہیں کہ کسطرح ہمارے مبلغ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے پہلے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ فلاں وقت میجک لینٹین کے ذریعہ غیر ممالک کے تبلیغی نظائر دکھائے جائیں گے۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر کوئی عقلمند اعتراض کر سکے مگر گراموفون کا سوائے اس کے کوئی مقصد نہیں تھا کہ گانے بجانے کے ذریعہ لوگوں کو جمع کیا جائے۔

مناظرہ

پھر پیغامی مبلغ لکھتا ہے۔ "قادیانیوں نے مناظرہ کے لئے وقت مانگا۔ چنانچہ انہیں وقت دیا گیا اجرائے نبوت و کفر اسلام پر مولانا احمد یار صاحب کے ساتھ قادیانی مبلغ مولوی چراغ دین صاحب کا مناظرہ ہوا۔ مناظرہ سے پہلے بہت سے غیر از جماعت معززین نے بالعموم۔ اور جناب خانصاحب سردار فتح خاں ایم۔ ایل۔ اے نے بالخصوص ہم سے ذکر کیا۔ کہ قادیانی حضرات نے ہمیں ایک ٹریکٹ دیا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ لاہوری جماعت کے امیر مولانا محمد علی صاحب خود بھی حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے رہے۔ چنانچہ ہم لوگ آج رات کے مناظرہ سے اندازہ لگائیں گے۔ کہ حق پر لاہوری جماعت ہے یا قادیانی"

ہم نے اس مناظرہ کی مفصل رپورٹ روزنامہ "الفضل" ۲ جون ۱۹۳۹ء میں شائع کرا دی تھی۔ پیغامی مبلغ اس کی تردید کی جرأت تو نہیں کر سکا۔ اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ مگر وہ یہ تو بتائے۔ کہ جس ٹریکٹ کی بنا پر معززین نے بالعموم۔ اور خانصاحب فتح خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے نے بالخصوص آپ کے مناظرہ میں شامل ہونے کی خواہش کی تھی۔ اس ٹریکٹ کا آپ نے مناظرہ میں کچھ بھی ذکر ہونے دیا۔ یا جو غلط بیانیاں مولوی احمد یار صاحب نے ہمارے متعلق جلسہ میں پھیلائیں۔ ان کی تردید کرنے کا ہمیں موقع دیا۔ آپ کو خوب اچھی طرح علم تھا کہ اگر "قادیانیوں" کو پیغامی مبلغ کی تقریر پر اعتراضات کرنیکا موقع دیا گیا۔ تو پیغامیت کا راولپنڈی سے جنازہ نکل جائے گا۔ چنانچہ وقت نہ دیا گیا۔

سو اصل میں واقعہ یوں ہے کہ مولوی احمد یار صاحب نے اپنی تقریر میں سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کے متعلق غلط بیانیوں سے کام لیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اوائل کی تصنیفات سے اشعار پڑھ کر پبلک کو غلط فہمی میں ڈالنا چاہا۔ جب ہم نے وقت مانگا تو پیغامی صدر ساطع صاحب نے کہا کہ مولوی احمد یار صاحب نے جو اشعار پڑھے ہیں۔ ان کے سوا اور کسی بات پر گفتگو کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم ان اشعار کو بھی زیر بحث لائیں گے اور جو غلط بیانیاں پیغامی مبلغ نے کی ہیں۔ ان کا بھی ازالہ کریں گے۔ چونکہ اس طرح غیر مبایعین کا پول کھلتا تھا لہذا وہ نہ مانے مناظرہ میں پیغامی صدر ساطع صاحب نے "دجل و فریب" سے کام لیا وہ اس طرح کہ جب ہمارے مبلغ مولوی چراغ دین صاحب تبدیلی عقیدہ پیش کرنے لگے تو جھٹ ساطع صاحب نے کہہ دیا کہ آپ کی آخری باری ہے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ میں غیر مبایعین کا شور و شر

ہمارے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے پیغامی مبلغ لکھتا ہے

"جب ہماری طرف سے جناب مولانا احمد یار صاحب اعتراضات کے لئے کھڑے ہوئے اور باقاعدہ بحث شروع ہوئی۔ تو پبلک نے ہمارے فاضل مبلغ کے دلائل پر پیہم متواتر نعرہ ہائے تحسین و آفرین بلند کئے۔ اور قادیانیوں کو بہت نیچا دیکھنا پڑا۔ پبلک نے قادیانیوں کو اتنا تنگ کر دیا کہ انہوں نے جلسہ بند کر کے میز۔ کرسیاں۔ گیس وغیرہ اٹھا لئے۔ ایک کرسی پر مولانا احمد یار صاحب کھڑے بول رہے تھے وہ کرسی کھینچ لی گئی۔ اور یوں قادیانیوں کو اپنے جلسہ گاہ سے بھی راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔"

ساطع صاحب بے شک آپ کی جانب سے تالیاں بجتی تھیں۔ اور آپ کی ہی طرف سے آوازے کسے جاتے تھے یہ تھا آپ لوگوں کے اخلاق کا مظاہرہ جس پر اترا رہے ہیں۔ یہ آپ کی غلط بیانی ہے۔ کہ پبلک نے ہمیں تنگ کر دیا۔ مناظرہ میں جب ہمارے مبلغ کی باری آتی تھی تو آپ کی طرف بڑا شور و غل برپا ہوتا تھا۔ اس پر غیر احمدی اصحاب نے اظہار نفرین کیا۔ چنانچہ غیر از جماعت معززین نے مقامی غیر مبایعین کے بعض افراد کو اس امر کی طرف توجہ بھی دلائی۔ اور اب وہ اپنی صفائی میں یہ بات پیش کرتے ہیں کہ وہ ہماری جماعت کے آدمی نہیں تھے وہ تو غیر احمدی تھے لیکن ہم کہتے ہیں کہ کیا غیر احمدی آپ کی جانب ہی بیٹھے تھے۔ باقی تین اطراف میں بھی تو غیر احمدی اصحاب تھے انہوں نے اس قسم کی حرکات کیوں نہیں کیں۔

یہ بھی ساطع صاحب کی صریح غلط بیانی ہے۔ کہ قادیانیوں کو اپنے جلسہ سے بھی راہ فرار اختیار کرنی پڑی جو مناظرہ میں آخری باری ہماری تھی۔ اپنی باری کے بعد ہم نے جلسہ برخاست کر دیا جلسہ برخاست کرنے پر پیغامیوں نے اپنے مبلغ کو کرسی پر کھڑا کر دیا۔ تا کہ جو خفت پیغامیوں نے اٹھائی ہے۔ اس پر پردہ پڑ جائے۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ کہیں اس شور و غل میں کرسیاں وغیرہ ضائع نہ ہو جائیں ہم نے کرسیاں وغیرہ اکٹھی کر لیں۔ بالآخر ہم پھر ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ غیر مبایعین کے جلسہ کے بعد جب ہم نے جلسہ کر کے ان کی منافقت کو پبلک پر ظاہر کر دیا۔ تو پیغامیوں کے لئے ان کا یہ سالانہ جلسہ ان کی منافقت کو طشت از بام کرنے کا موجب ہی ہوا۔ اور حاضرین اچھی طرح جان گئے۔ کہ پیغامی اپنے مرشد کے خلاف عمل پیرا ہیں۔

خاکسار عنایت اللہ سکرٹری تالیف و تصنیف راولپنڈی

رپورٹیں جلد بھیجیں

یوم التبلیغ ۳۹ء کی رپورٹیں بہت کم جماعتوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ لہذا جن جماعتوں نے ابھی تک رپورٹیں ارسال نہیں کیں۔ براہ مہربانی [illegible]

پندرہ فیصدی شرح چندہ جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظور فرمودہ ہے

امسال مجلس مشاورت میں چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ آمد "افراد جماعت کی ایک ماہ کی آمد پر بشرح پندرہ فی صدی تجویز کیا گیا تھا اور مجلس مشاورت کے ایجنڈا میں علیحدہ بھی اس شرح کی منظوری کے لئے معاملہ پیش کر دیا تھا۔ مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کا معاملہ مجلس مشاورت میں زیر بحث نہیں آسکا۔ البتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو بجٹ آمد نمائندگان مجلس شوریٰ سے مشورہ لینے کے بعد منظور فرمایا۔ اس میں چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کا بجٹ وہی تھا۔ جو پندرہ فی صدی شرح سے تجویز ہوا تھا۔ گویا اس بجٹ کی منظوری کے ساتھ عملاً حضور کی طرف سے پندرہ فی صدی شرح کی بھی منظوری ہو چکی تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ چونکہ پندرہ فی صدی شرح کے متعلق مشاورت میں کوئی علیحدہ فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس شرح کے متعلق احباب کو اس بناء پر شکوک پیدا ہوں۔ کہ جب گذشتہ سال اس چندہ کی شرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دس فی صدی منظور فرمائی تھی۔ تو اب پندرہ فی صدی شرح کیوں مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ بعض احباب کی طرف سے شرح کے متعلق استفسار بھی ہوئے اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس معاملہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر کے طے کرا لیا جائے۔ اس غرض سے جب اس معاملہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا گیا تو حضور نے پندرہ فیصدی کی منظوری کے متعلق تصدیق فرما دی۔ لہذا احباب و عہدیداران جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ پندرہ فی صدی شرح سے چندہ جلسہ سالانہ کا جو مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری کے ماتحت ہے۔

ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعا

۱۔ سید عبد اللطیف پسر سید عبد الکریم صاحب مونگھیر کی صحت کے لئے جو گھٹنے پر زخم کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ ۲۔ سید حسام الدین احمد صاحب جمشید پور کے بھائی مولوی ابو الحسن صاحب کی صحت کیلئے جو تین ہفتہ سے مرگی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ۳۔ غلام قادر صاحب بنگلوری سکندر آباد دکن کا لڑکا نذیر احمد [illegible] احباب دعا کریں۔

نہایت ضروری اطلاع

بیحد مصروف شخص کو کتاب قول سدید شروع کرنیکے بعد ختم ہی کرنی پڑتی ہے اور مزید احمدی لٹریچر مطالعہ کرنے پر مجبور اور احمدیت کی صداقت کو دل نشین کر دیتی ہے۔ غیر احمدی اصحاب کی آرام ۱۲ جولائی کے الفضل میں دیکھئے کہ غیر احمدیوں میں یہ تبلیغ کا بالکل انوکھا اور دلچسپ طریقہ ہے تین روپے کے بجائے ایک روپیہ میں منگوا لیجئے۔ ناپسند ہو تو بعد مطالعہ واپس لونگا اگر واپس نہ لوں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا لیجئے۔ اگر اب بھی کوئی اس کتاب کے ذریعہ غیر احمدیوں میں تبلیغ نہ کرے تو اس کی مرضی کتاب کی دلکشی و دلچسپی اس کمال کی ہے کہ بڑے سے بڑے آدمی کو ایک ادنیٰ آدمی تبلیغ کر سکتا ہے۔ مینیجر انگلین کالج انگلین روڈ دہلی سے آج ہی منگوا لیجئے۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں شرح پیدائش و اموات

محکمہ اطلاعات پنجاب نے صوبہ میں آبادی کے اضافہ کے متعلق دلچسپ اعداد و شمار مہیا کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس صوبہ میں شرح پیدائش ہندوستان کے تمام صوبوں سے زیادہ اور شرح اموات سب سے کم ہے۔ یہ اعداد و شمار ۱۹۳۷ء سے متعلق ہیں۔ اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس سال صوبہ پنجاب میں شرح پیدائش فی ہزار ۴۱ء۲۸ اور شرح اموات فی ہزار ۲۱ء۲۳ رہی بمبئی میں ۴۰ء۲۸ اور ۲۷ء۵۰ مدراس میں ۳۸ء۷۶ اور ۲۳ء۹۹ صوبجات متوسط میں ۴۰ء۱۵ اور ۳۲ء۶۳ یوپی میں ۳۶ء۹۲ اور ۲۱ء۳۸ اڑیسہ میں ۲۴ء۷۵ اور ۲۸ء۶۳ بنگال میں ۳۴ء۲۰ اور ۲۴ء۷۰ بہار میں ۳۴ء۱۳ اور ۲۲ء۵۳ سندھ میں ۱۹ء۹۶ اور ۱۲ء۶۹ اور صوبہ سرحد میں ۳۰ء۷۴ اور ۲۱ء۲۷ علی الترتیب رہی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کی پیدائش و اموات کی شرح میں ۲۰ء۵۰ کا فرق ہے۔ جو سب صوبوں سے زیادہ ہے۔ پنجاب کے مختلف اضلاع کی شرح پیدائش و اموات کے باہمی موازنہ سے پتہ چلتا ہے کہ سال زیر تبصرہ میں ضلع رہتک کی شرح پیدائش سب سے بڑھ کر رہی۔ یعنی ۵۱ء۴۲ فی ہزار ضلع حصار بھی اس سے زیادہ پیچھے نہیں۔ اور باوجودیکہ وہاں شدید قحط رونما رہا۔ پھر بھی شرح پیدائش ۵۰ء۶۶ تھی۔ سب سے کم شرح پیدائش ضلع مظفرگڑھ میں تھی یعنی ۳۴ء۲۶ اس کے مقابلہ میں سب سے زیادہ شرح اموات ضلع گوڑگانواں میں ہے۔ یعنی تیس فی ہزار اور سب سے کم ضلع جھنگ میں یعنی ۱۸ء۶۵ فی ہزار۔ صوبہ سندھ میں شرح اموات پنجاب کی نسبت بہت کم رہی۔ لیکن دوسری طرف وہاں شرح پیدائش بھی بہت ہی کم ہے۔ وہاں اموات اور پیدائش کا فرق صرف ۷ء۲۷ فی ہزار ہے۔

سوامی کلجگانند اور مسٹر جناح کی اہم گفتگو

سوامی جی آل انڈیا اچھوت کانفرنس کے نمائندہ اور سفیر ہیں۔ حال میں آپ نے مسٹر جناح کے ساتھ ایک اہم ملاقات کی۔ اور دونوں میں جو گفتگو ہوئی۔ وہ پریس میں آگئی ہے آپ نے مسٹر جناح سے دریافت کیا۔ کہ اگر اعلےٰ ذات کے ہندو یہ چاہیں۔ کہ مسلمانوں کے تمام حقوق تسلیم کر کے ان کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں۔ تو کیا مسلم لیگ اس پر رضامند ہو جائیگی مسٹر جناح نے کہا۔ کہ لیگ تمام اقلیتوں یعنی آٹھ کروڑ اچھوت دس کروڑ مسلمان اور ایک کروڑ ہندوستانی عیسائیوں کے حقوق محفوظ کرانے کے بعد اپنے حقوق محفوظ کرے گی۔ اس غرض سے وہ تمام کمزور جماعتوں اور اقلیتوں سے ایک سیاسی معاہدہ کرے گی۔ اگر ہندوؤں نے اس اتحاد کو توڑنے کی کوشش کی۔ تو مسلمان ان کو ناکام رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں گے۔ گول میز کانفرنس میں مسلمانوں نے گاندھی جی اور کانگرس سے سادہ چیک لینے سے انکار کر دیا۔ کہ پہلے اچھوتوں سے منصفانہ فیصلہ کیا جائے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ مسلم لیگی وزارتوں میں اچھوتوں کو برابر شریک کیا جائے گا۔ پنجاب میں بے شک اچھوت وزیر نہیں۔ مگر وہاں مسلم لیگ کی وزارت بھی تو نہیں۔ تاہم کانگرسی صوبوں کی نسبت پنجاب میں اچھوتوں کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ وزیر تعلیم نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اگر کسی سکول یا کالج میں اچھوت طلباء سے ناروا سلوک کیا گیا۔ تو اس کی گرانٹ بند کر دی جائے گی۔ سوامی کلجگانند نے دریافت کیا۔ کہ کیا مسلم لیگ کی وزارت ہر مذہب کے لوگوں کو اپنے خیالات کی اشاعت کی اجازت دے گی۔ مسٹر جناح نے کہا۔ کہ ہر مذہب کو پُرامن طریق پر تبلیغ کی اجازت ہوگی۔ اور یہ حق تو مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں بھی مسلّم تھا۔ بلکہ اس وقت بعض نئے مذاہب پیدا ہوئے۔ مثلاً سکھ ازم۔ مگر ان کی اشاعت میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا نہیں کی گئی۔

بمبئی میں جائیداد ٹیکس اور اسلامی اوقاف

حکومت بمبئی کے امتناع شراب کی وجہ سے ایک کروڑ روپیہ سالانہ کا خسارہ ہوگا۔ جسے پورا کرنے کے لئے اس نے غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس لگانے کی تجویز کی ہے جس علاقہ میں ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اس میں نصف سے زیادہ جائیداد مسلمانوں کی ہے۔ اور احمد آباد اور بمبئی میں کل جائیداد غیر منقولہ کی ۳۳ فیصدی مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ اور اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک کروڑ میں سے چالیس لاکھ روپیہ مسلمانوں کو دینا پڑے گا۔ اور اس میں سے پانچ لاکھ روپیہ ان جائیدادوں کو دینا پڑے گا۔ جو اسلامی اوقاف ہیں۔ اور جن کی آمد سے بعض یتیم خانے۔ مدارس۔ محتاج خانے۔ بیوہ خانے یا مساجد کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ اور اگر ان کو اس سے مستثنیٰ نہ کیا گیا۔ تو ان میں سے کئی اداروں کے بند ہو جانے کا احتمال ہے۔ اور اس لئے مسلمان اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔

پچھلے دنوں بہار میں بھی وقف اراضی پر زرعی انکم ٹیکس لگانے کی تجویز ہوئی تھی۔ تو مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا تھا۔ اور مسلم ممبران اسمبلی واک آؤٹ کر گئے تھے۔ بلکہ انہوں نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ وہ سول نافرمانی کریں گے۔ اس پر مولانا ابوالکلام آزاد صاحب نے مداخلت کر کے وقف اراضی کو مستثنیٰ کرا دیا تھا۔ لیکن بمبئی کے معاملہ میں ابھی تک ایسے امکانات نظر نہیں آتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ایجی ٹیشن ہوگی۔

کانگرس کے جلسہ پر احراری غنڈوں کا حملہ

صوبہ پنجاب کی کانگرس نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ ۱۵ سے ۲۲ اگست تک مسلم عوام کو کانگرس میں شامل کرنے کے لئے ہفتہ منایا جائے۔ ۱۴ اگست کو اس سلسلہ میں موری دروازہ لاہور کے باہر باغ میں ایک جلسہ کیا گیا جس کی ایک غرض یہ تھی۔ کہ ڈاکٹر کچلو کے حق میں پروپیگنڈا کیا جائے۔ جو حلقہ امرتسر سے اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کانگرس ٹکٹ پر کھڑے ہو رہے ہیں۔ اسی حلقہ سے احرار کی طرف سے چوہدری افضل حق بھی امیدوار ہیں۔ جلسہ کے صدر ڈاکٹر گوپی چند تھے۔ اور لدھیانہ کے کانگرسی مولوی مفتی محمد نعیم اپنی تقریر میں یہ تحریک کر رہے تھے۔ کہ ووٹ ڈاکٹر کچلو کو دیئے جائیں کہ اتنے میں احراریوں کا ایک مسلح گروہ مجمع کو چیرتا ہوا۔ اسٹیج پر پہنچا۔ اور کلہاڑیوں والا لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ گیس اور سٹیج کے تختے توڑ دیئے۔ لاؤڈ سپیکر کے تار کاٹ دئے۔ مجمع میں بھگدڑ پڑ گئی۔ عورتیں اور بچے بھی جلسہ میں کافی تعداد میں موجود تھے۔ جن میں سے کئی ایک عالم گھبراہٹ میں اس نہر میں گر پڑے جو ساتھ ہی بہتی ہے اور ان کی چیخ و پکار اور ہاؤ ہو سے اس قدر شور ہوا۔ کہ کان پڑی آواز سنائی نہ پڑتی تھی۔ کئی لوگ گندی بدرو میں جا پڑے۔ ڈاکٹر گوپی چند اور مفتی محمد نعیم کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ سخت زخمی ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو کانگرسی والنٹیر اٹھا کر باہر لائے۔ حملہ آور حملہ کے وقت مجلس احرار زندہ باد۔ اور چوہدری افضل حق زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ڈاکٹر کچلو کو ووٹ نہ دو اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حملہ آوروں کی تعداد بارہ چودہ سے زیادہ نہ تھی۔ حیرت ہے کہ بیس ہزار کے مجمع میں سے چند آدمی بھی ایسے نہ نکل سکے۔ جو ان غنڈوں کا مقابلہ کرتے اور ان کو انسانیت کا سبق سکھاتے۔ بلکہ ڈاکٹر گوپی چند نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے حملہ آوروں پر تشدد نہ کیا۔ "شاید یہ بھی گاندھی جی کے فلسفہ عدم تشدد کی فتح خیال کی جاتی ہو۔ لیکن دراصل ایسا نہیں۔ شرارت پسند ایسی ہی باتوں سے جرأت پکڑ کر ایسی حرکات پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ اور شرفاء کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah